Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے

جلد ۶۵ / ۲۹	۷ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ ۲۸ اخاء ۱۳۵۸ ہش ۲۸ اکتوبر ۱۹۷۹ء	نمبر ۲۴۵

تحریک جدید کے نئے سال کے پہلے دن مخلصین جماعت کی طرف سے دو لاکھ ۷۳ ہزار روپے کے وعدہ جات

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے اعلان پر مخلصین جماعت کا والہانہ لبیک

امسال پہلے دن کے وعدوں کی مقدار پچھلے سال کی نسبت ایک لاکھ ۴۷ ہزار روپے زیادہ ہے

ربوہ ۲۷ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے خطبہ جمعہ میں تحریک جدید کے سالِ نو کے اعلان کے ساتھ ہی مخلصین احمدیت نے دیوانہ وار لبیک کہا اور پہلے دن کئے جانے والے وعدہ جات کی مقدار بفضلِ خدا دو لاکھ ۷۳ ہزار روپیہ تک پہنچ گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید مکرم شبیر احمد صاحب نے نمائندہ الفضل کو بتایا ہے کہ گزشتہ سال پہلے دن کے وعدہ جات کی مقدار ننانوے ہزار روپیہ تھی۔ خدا کے فضل و کرم سے اِس سال پہلے دن کے وعدہ جات میں ایک لاکھ ۷۴ ہزار روپیہ کا گرانقدر اضافہ ہوا ہے۔ مکرم شبیر صاحب نے بتایا کہ سب سے پہلے حضور پُرنور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ۹۰۰,۳ روپے کا وعدہ پہنچا حضور کے اعلان کے بعد حضور کی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طرف سے ۵۰۰/- روپے کی نقد ادائیگی بھی کر دی گئی حضور ایدہ اللہ اور آپ کی حرم محترم کی رقمیں مذکورہ بالا میزان میں شامل ہیں۔

احبابِ جماعت کی یاددہانی کیلئے عرض ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے تحریک جدید کے دفتر اوّل کے ۴۶ ویں، دفتر دوم کے ۳۶ ویں اور دفتر سوم کے ۱۵ ویں سال کا اعلان فرما دیا ہے اور اس سال کیلئے تحریک جدید کے چندوں کا ٹارگٹ حضور ایدہ اللہ نے ۱۵ لاکھ روپے مقرر فرمایا ہے احبابِ جماعت کو یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ ٹارگٹ پچھلے چند سالوں سے حضور پُرنور ۱۵ لاکھ ہی مقرر کرتے چلے آ رہے ہیں مگر جماعت ابھی تک اِس ٹارگٹ کو پورا نہیں کر سکی۔ احبابِ جماعت دل میں یہ پختہ ارادہ کرلیں کہ وہ اِس سال اپنے مقدس امام کی خواہش کو نہ صرف عملی جامہ پہنائیں گے بلکہ اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر مالی قربانی کے میدان میں نئے سے نئے سنگِ میل نصب کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حضور ایدہ اللہ کی توقعات پر پورا اُترتے ہوئے بھرپور مالی قربانیوں کی توفیق دے تاکہ ہم خدا تعالیٰ کی توحید اور اس کے پاک نبی حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا سبب بن سکیں اور خدا تعالیٰ ہماری قربانیاں قبول فرماتے ہوئے ہم سے راضی ہو۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

جلسہ سالانہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت کے ماتحت احبابِ جماعت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۲۶۔۲۷۔۲۸ فتح ۱۳۵۸ھش مطابق ۲۶۔۲۷۔۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء کو مرکز سلسلہ احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا، انشاء اللہ تعالیٰ۔

احباب اِس مبارک جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ اخاء / اکتوبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ کل شام کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

میرے اباجان مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ کا اپنڈیکس کا اپریشن ۱۸ اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ الحمد للہ کہ آپریشن کامیاب ہوا۔ تمام بزرگانِ سلسلہ سے عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اباجان کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(راضیہ سید بنت سید احمد علی شاہ صاحب ربوہ)

عاجز کی صحت کچھ عرصہ سے خراب چلی آ رہی ہے۔ دیگر عوارض کے علاوہ دونوں آنکھوں میں موتیا اور ہرنیا کی بھی تکلیف ہے۔ دائیں آنکھ کا اپریشن دو تین ماہ میں ہوگا۔ ہرنیا کا آپریشن بھی جلد ہونے والا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میرے آپریشن کامیاب فرمائے اور خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور انجام بخیر ہو۔

چوہدری عنایت اللہ احمدی

سابق مبلغ انچارج تنزانیہ

عزیزم مکرم حنیف احمد محمود شاہد واقفِ زندگی جن کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۸ء کو مسجد مبارک میں عزیزہ مکرمہ ذکیہ فردوس حنیف کے ساتھ پڑھا تھا کی تقریب شادی مورخہ ۲۴ اکتوبر کو منعقد ہوئی۔ جب برات مکرم صوفی نذیر احمد صاحب دارالصدر شرقی کے مکان پر پہنچی تو محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بعد نمازِ عصر بہت سے احباب سمیت دعا فرمائی۔ اگلے روز خاکسار نے اپنے غریب خانہ پر دعوتِ ولیمہ کا انتظام کیا جس میں کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے شرکت فرمائی۔ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے دعا فرمائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی تقریب میں شرکت فرمائی اور دولہا دلہن کو مبارکباد دی۔ عزیزم مذکور میاں حبیب اللہ صاحب مرحوم مہاجر قادیان کے پوتے اور عزیزہ مذکورہ عزیزم مکرم محمد جلال صاحب شمس واقفِ زندگی ترکی کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ رشتہ کے جانبین کے لئے مبارک ہونے کی دعا فرمائیں۔

چوہدری نذیر احمد سیالکوٹی

ڈپٹی اسسٹنٹ ڈی ایم اے

راولپنڈی ۔ نزیل ربوہ

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۶ ذوالحجہ ۱۳۹۹ھ

۲۸ اخاء ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مہتم بالشان ابدی حقیقت کا مہتم بالشان اظہار

خداتعالیٰ نے لوگوں کی اصلاح اور ہدایت و رہنمائی کی غرض سے جب بھی اپنے کسی مامور کو مبعوث فرمایا تو لوگوں نے نہ صرف یہ کہ اُس کی مخالفت کی بلکہ اسے اور اس پر ایمان لانے والوں کے خلاف ظلم و تشدد کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ مخالفت وہ اس لئے کرتے تھے کہ تا دوسرے لوگ اس کی آواز پر کان نہ دھریں اور اس پر ایمان نہ لائیں اور تشدد وہ اس لئے کرتے تھے کہ تا جو لوگ اس مامور من اللہ پر ایمان لے آئے ہیں وہ اُس کا ساتھ چھوڑ کر گمراہی کی طرف واپس لوٹ آئیں۔

چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مبارکہ ظہور میں آئی تو آپؐ کے اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف قریش مکہ نے اسی لئے ایک لمبا عرصہ تشدد روا رکھا کہ تا وہ لوگ جو آپؐ پر ایمان لے آئے تھے وہ آپؐ کا ساتھ چھوڑ کر شرک کی طرف واپس لوٹ آئیں۔ قریش مکہ کا یہ گمان سراسر باطل تھا کہ وہ ایمان لانے والوں کو اذیتیں پہنچا کر اور انہیں ان کے حقوق سے محروم کر کے انہیں دوبارہ شرک اختیار کرنے پر مجبور کر دیں گے کیونکہ جب صداقت کسی کے دل میں گھر کر جائے تو پھر بڑی سے بڑی اذیت اور مصیبت بھی اسے صداقت کو ترک کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی۔

اللہ تعالیٰ نے قریش مکہ پر اُن کی اس روش کی نامعقولیت آشکار کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص امر کا حکم دیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَلَا يَضُرُّنَا وَنُرَدُّ عَلٰٓى اَعْقَابِنَا بَعْدَ اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِى اسْتَهْوَتْهُ الشَّيٰطِيْنُ فِى الْاَرْضِ حَيْرَانَ لَهٗٓ اَصْحٰبٌ يَّدْعُوْنَهٗٓ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ (الانعام آیت ۷۲)

ترجمہ:۔ تو ان سے کہہ دے کیا ہم اللہ کے سوا اسے پکاریں جو نہ ہم کو نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان؟ کیا اللہ کے ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہم اس شخص کی طرح ایڑیوں کے بل لوٹ جائیں جسے سرکش لوگ زمین میں بھکا کر لے گئے ہوں اور وہ حیران (و پریشان) ہو رہا ہو جبکہ اس کے کچھ ساتھی اسے یہ کہتے ہوئے پکارتے ہوں کہ ہمارے پاس آ تاکہ تو ہدایت پائے۔

اس آیت کی رو سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کفار مکہ پر یہ امر واضح کر دیا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہدایت پانے اور ہدایت کے راستہ پر گامزن ہونے کے بعد اب ایمان لانے والوں کے لئے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ توحید کو ترک کر کے شرک کی طرف واپس لوٹ جائیں۔ کوئی انہیں کتنا ہی بہکائے اور کتنا ہی ڈرائے دھمکائے اور خوف دلائے وہ کوئی ایسا قدم نہیں اٹھا سکتے کہ جس پر ان کا ضمیر ملامت کرے اور وہ زمین میں حیران و پریشان مارے مارے پھرتے رہیں۔ سچی بات یہی ہے کہ حق کی خاطر دکھ اور مصائب جھیلنا آسان ہے لیکن دوسروں کے بہکائے میں آکر یا جبر و تشدد سے ڈر کر ارتداد کی صورت میں خود کو ملامتِ نفس اور مسلسل بے چینی و اضطراب اور سرگردانی کے دوزخ میں جھونکنا اور اپنے اوپر کبھی ختم نہ ہونے والا انتہائی اذیت ناک عذاب مسلط کرنا از حد مشکل۔ یہی وہ بدیہی ابدی حقیقت ہے جس کا قریش مکہ کے مظالم کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اعلان کروایا اور اس طرح دنیا میں مذہبی آزادی پر قدغن لگانے کی نامعقولیت کو آشکار کر کے آئندہ اس کے سدباب کی راہ ہموار کر دکھائی۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قریش مکہ پر ایک اور بات بھی واضح کرنے کا حکم دیا اور وہ یہ کہ اے قریش مکہ! تم تو اپنے خود ساختہ رسوم و رواج کی طرف ہمیں بلا رہے ہو جبکہ ہم اس راہ حق پر گامزن ہیں اور وہی کچھ کر رہے ہیں جس کے کرنے کا خدا خود ہمیں حکم دے رہا ہے۔ ایسی صورت میں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم خدا کا حکم تو نہ مانیں اور اس کے بالمقابل تمہاری بات ماننے پر آمادہ ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَاُمِرْنَا لِنُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وَاَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّقُوْهُ ؕ وَهُوَ الَّذِىْٓ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ (الانعام آیات ۷۲، ۷۳)

ترجمہ:۔ تو (اے رسولؐ ان قریش مکہ سے یہ بھی) کہہ دے کہ یقیناً اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے اور ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سب جہانوں کے رب کی فرمانبرداری کریں۔ اور یہ (بھی ہدایت دی گئی ہے) کہ نمازوں کو باشرائط ادا کرو اور اُس (یعنی اللہ) کو اپنی ڈھال بناؤ۔ اور وہی ہے جس کی طرف تم اکٹھے کر کے لے جائے جاؤ گے۔

قریش مکہ کے روبرو احکام الٰہی کی اطاعت کرنے، دعاؤں سے کام لینے اور خدا تعالیٰ کو اپنی ڈھال بنانے کی آسمانی تلقین کے ذکر سے انہیں یہ باور کرانا مقصود تھا کہ وہ حق کو مٹانے کے منصوبوں میں کامیاب نہیں ہو سکتے، کامیاب اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے والے اور اُسے اپنی ڈھال بنانے والے ہی ہوں گے اور اس لئے ہوں گے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ وہ جب چاہے گا آن واحد میں انقلاب برپا کر دکھائے گا اور وہ دن جبکہ وہ موعودہ انقلاب برپا ہوگا قریش مکہ کے لئے قیامت سے کم نہ ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اگلی آیت میں اسی اشارہ کو وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا:۔

(باقی دیکھیں ص ۸ پر)

عیدالاضحیہ کے متعلق چند ہدایات

۱۔ عید کے دن غسل کر کے حسب توفیق اچھے اور صاف ستھرے کپڑے خواہ نئے ہوں یا پرانے پہنے جائیں۔ عید کے دن خوشبو لگانا مسنون ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ عید کی نماز میں مردوں کے علاوہ خواتین اور بچے بھی شامل ہوں۔ خواتین اگر کسی شرعی عذر کے باعث نماز میں شامل نہ ہو سکتی ہوں تو عیدگاہ ضرور جائیں اور کسی قریبی جگہ سے خطبہ سُنیں۔

۳۔ عید کی نماز باجماعت ہی ہو سکتی ہے۔ اکیلے پڑھنا جائز نہیں اس لئے یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ نماز کے مقررہ وقت سے قبل ہی عیدگاہ پہنچ جائیں۔

۴۔ نماز عید کے لئے جاتے اور آتے ہوئے تکبیر و تحمید بلند آواز سے کی جائیں۔ تکبیر کے الفاظ یہ ہیں:۔
اللّٰہ اکبر۔ اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد
یہی تکبیریں نویں ذوالحجہ کی صبح سے تیرہویں ذوالحجہ کی عصر کی نماز تک پڑھی جائیں۔ ان اوقات کے علاوہ بھی ان کا ورد رہنا چاہیئے۔

۵۔ نماز عید کے لئے جانے اور واپس آنے کے دو علیحدہ راستے اختیار کئے جائیں۔ سنت یہی ہے۔

۶۔ عید کی نماز کے لئے اذان اور اقامت نہیں کہی جاتیں۔ تکبیر تحریمہ کے بعد پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قراءت سے پہلے پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔ تکبیروں کے دوران ہاتھ سینے پر باندھنے کی بجائے کھلے رکھے جائیں اور آخری تکبیر کے بعد باندھ لئے جائیں۔ امام کی اتباع میں تکبیریں آہستہ دہرائی جائیں اور ہر تکبیر کے لئے ہاتھ کانوں کی لو تک اٹھائے جائیں۔

۷۔ عید کے بعد قربانی دینا سنت ابراہیمی ہے۔ ہر ذی استطاعت شخص کو قربانی دینی چاہیئے۔ قربانی ۱۰ ذوالحجہ کو نماز عید کے بعد سے لے کر ۱۲ ذوالحجہ تک دی جا سکتی ہے۔ قربانی کے جانور بکرا، مینڈھا، دُنبہ، گائے اور اُونٹ ہیں جن میں کسی نوعیت کا کوئی نقص نہیں ہونا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسفۃ الحج

مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل ربوہ

اسلام کی بنیاد پانچ امور پر ہے۔

اوّل۔ کلمۂ توحید کی شہادت کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ دوسرے۔ نماز قائم کرنا تیسرے زکوٰۃ دینا چوتھے حج کرنا۔ پانچویں رمضان کے روزے رکھنا۔ اسلام کا ہر رکن اپنے اندر کئی مقاصد اور حکمتوں کو لئے ہوئے ہے اور ہر رکن کے الگ الگ شرائط اور آداب ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فریضۂ حج کے لئے بنیادی شرطیں بیان فرمائی ہے۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ۝

(آل عمران ۹۸)

اور لوگوں پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے اس پر جو اس تک راہ پاسکے۔ اور جس نے اس فریضہ کی ادائیگی سے انکار کیا۔ تو اللہ لوگوں سے بے نیاز ہے۔

آیت بالا میں حج کو فرض قرار دیا گیا ہے۔ اور لفظ "وَلِلّٰهِ" میں فریضۂ حج کے اجتماعی اور ملی فوائد کی طرف اشارہ ہے جس سے خدا تعالیٰ کے ساتھ رابطہ وثیقہ ہوتا ہے۔ حج کے معنی از روئے لغت کسی مقام کے قصد کرنے کے ہیں۔ مگر شرعی اصطلاح میں اس کے معنے مناسک حج کو ادا کرنے کے لئے بیت اللہ کا قصد کرنے مکہ معظمہ میں بیت اللہ کا طواف کرنے اور مقررہ آداب بجالانے کے ہیں استطاعت سے مراد یہ ہے کہ

۱۔ سفر حج میں حج کرنے والے کی جان کو خطرہ نہ ہو۔ اور اس کے لئے حالات ہر لحاظ سے پُرامن ہوں۔

۲۔ جسمانی صحت اچھی ہو تاکہ فریضۂ حج کی ادائیگی میں طویل سفر کی مشقت حارج نہ ہو سفر کی صعوبتوں کو برداشت کرسکے۔ عاقل بالغ ہو۔

۳۔ سفر کے جملہ اخراجات از روانگی تا واپسی اس کے پاس وافر ہوں اور پیچھے اہل وعیال کے اخراجات بھی چھوڑ کر جائے۔ تا یہ کہ وہ دوسروں کے سہارے پر گزارہ کریں۔

۴۔ حج کرنے والا ہر قسم کی پابندیوں اور قیود سے آزاد ہو۔ حکومت یا دوسرے حالات کی وجہ سے پابندی نہ ہو۔ زر مبادلہ مل جائے۔ ذریعہ سفر میسر ہو۔ ویزا یا پاسپورٹ کا انتظام ہو۔ اور "کوئی اعتراض نہیں" کا سرٹیفکیٹ اس کے پاس ہو۔

—(۲)—

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی ارشاد کے پیش نظر فرمایا

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوا

اے لوگو اللہ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ لہٰذا تم حج کرو۔

صحیح مسلم میں مذکور ہے۔

اَلْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ

مقبول حج کا بدلہ جنت ہے۔

ایک حدیث میں بطور وعید اور زجر کے وارد ہے۔

"جو باوجود استطاعت کے حج نہیں کرتا وہ یہودی اور عیسائی کی موت مرتا ہے"

فریضۂ حج کا تعلق انفرادی اصلاح تربیت نفس اور اجتماعی ترقی و بہبودی سے ہے۔ مسلمانان عالم کو عالمی اخوت اسلامیہ کی سٹیج پر لانا مقصود ہے۔ مسلمانان عالم چاہے وہ دنیا کے کسی کونہ اور گوشہ میں ہوں وہ سب ایک ہی لڑی کے دانے ہیں۔ نسلی طبقاتی اور رنگ کے امتیازات حج جیسے عظیم رکن کے ذریعہ دور کرتا ہے۔ جبکہ تمام دنیا اور مختلف ممالک کے مسلمان سیاہ و سفید ایک ہی لباس میں ملبوس ہوکر اونچی آواز سے تلبیہ کے یہ الفاظ ہوتے ہیں:

اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ
وَالْمُلْكَ لَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ
لَبَّيْكَ

یعنی اے خدا میں تیرے حضور حاضر ہوں اور تیرے جملہ احکام کو ادا کرنے کا تہیہ کرتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ تعریف کا تو ہی مستحق ہے۔

یہ تلبیہ توحید کے عقیدہ کا اظہار ہے اور یہ دل کی آرزو ہے۔ اور یہ تکرار عاشقانہ جذبہ کا اظہار ہے۔ حج ایک ایسی مبارک اور محیّر العقول تقریب ہے جس میں اس طریقہ سے فرزندان اسلام کو مساوات کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اور یہ چند روز بطور ریفریشر کورس کے ہیں۔ جن میں انکو عملی طور پر یہ سکھایا جاتا ہے۔ کہ وہ اس طرح ایک ہی طریق سے زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ امیر و فقیر مزدور و مالک سب ایک مقام پر جمع ہوتے ہیں۔

—(۳)—

فریضۂ حج کے جملہ مناسک و آداب میں حب اللہ اور عشق الٰہی کا عملی صورت میں بڑے تواضع اور انکسار سے اظہار کیا جاتا ہے۔ ایام حج میں ایک مسلمان صرف اپنے رب کے حکم سے بیت اللہ کی زیارت کے لئے جاتا ہے۔ اور وہاں تمام کار حج خلوص۔ نیک نیتی اور والہانہ جذبہ سے ادا کرتا ہے اس کا طواف کرنا حجر اسود کو بوسہ دینا صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان دوڑنا منیٰ۔ مزدلفہ اور عرفات کے بے آب وگیاہ میدانوں میں نمازوں کی ادائیگی یہ سب عشق الٰہی کے مظاہر ہیں۔ ایک عاشق اور محب اپنے محبوب کی خاطر اپنی جان جوکھوں میں ڈالکر اور ہزاروں میل کا سفر اختیار کرکے منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے۔

—(۴)—

فریضۂ حج غیر معمولی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عشق و محبت پیدا کرتا ہے۔ انسان ان دنوں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مولد و مدفن کو دیکھتا ہے جہاں سے اسلام کا ظہور ہوا اور جہاں آپ پر قرآن کریم کا نزول ہوا اور جس جگہ [illegible] مکہ کے مصائب اور مظالم برداشت کئے اور جس مقام پر آپ توحید اور نیکی کا وعظ کرتے رہے سے

ہر راہ کو دیکھا ہے محبت کی نظر سے
شاید کہ وہ گزرے ہوں اسی راہگزر سے

ایک مومن کی حسرت اور خواہش پوری ہو جاتی ہے۔ جبکہ وہ غارِ حرا اور غارِ ثور کو دیکھتا ہے۔ حجر اسود کو بوسہ دیتا ہے جس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بوسہ دیا۔ زمزم کا پانی پیتا ہے۔ روضۂ رسول پر حاضر ہو کر السلام علیک یا رسول اللہ کہتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھتے ہیں۔ اور آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب رواں ہوتا ہے۔ دار ارقم۔ شعب ابی طالب۔ جنت البقیع اور مسجد حرام جیسے تاریخی مقامات جن سے مقدس روایات اور ایمان افروز کوائف وابستہ ہیں ان کی زیارت کرتا ہے نفسیاتی لحاظ سے ان مقامات کی زیارت اور وہاں کی دعائیں جبکہ زائر کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں۔ یہ صورت حال اس پر غیر معمولی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے اندر نمایاں اور انقلابی تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ کیا ہی مبارک اور سعادت کا مقام ہے جبکہ ایک مسلمان مکہ معظمہ میں جاکر ان تاریخی مقامات کی زیارت کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا عشق و محبت پہلے سے بھی زیادہ بڑھ جاتا ہے۔

—(۵)—

فلسفۂ حج کا ایک بنیادی نکتہ یہ ہے۔ کہ فرزندان اسلام اپنے روحانی مرکز مکہ معظمہ میں حج کی عبادت کے لئے آتے ہیں۔ مرکز سے تعلق اور رابطہ ملی شعور پیدا کرتا ہے۔ مرکزیت ہی قوت اور طاقت کا سرچشمہ ہوا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ قلبی روحانی اور ظاہری تعلق رکھنے سے غیر معمولی برکات کا حصول ہوتا ہے ایک حاجی جونہی مکہ شہر میں داخل ہوتا ہے۔ اس کی دنیا تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس کا سینہ گناہوں اور کدورتوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس کے دل و دماغ متاثر ہوتے ہیں۔ وہ گناہوں سے تائب ہو جاتا ہے۔ اور اس قسم کا عالمی اجتماع ایک نہایت ہی اعلےٰ اور ارفع روحانی تجربہ ہے۔ جس کا احیاء ہر سال ایام حج میں ہوتا ہے۔ مکہ معظمہ میں عالم اسلام کا اجتماع اسلامی نظام سے وابستگی کے لئے منعقد ہوتا ہے۔ اور اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ امت کے جملہ اقتصادی۔ سیاسی۔ عسکری اور اجتماعی مشکلات کا حل قرآنی ہدایت کی روشنی میں یہاں تلاش کیا جائے۔

—(۶)—

حج کا ایک عظیم فلسفہ یہ ہے کہ [illegible] اور قوم ترقی قربانی کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

اور خدا تعالیٰ کی رضا کا حصول بھی بغیر قربانی اور مجاہدات کے نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے قربانی ضروری ہے۔ اس کے بغیر اعمال کا مفید اور تعمیری نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا اور قربانی کے بغیر کوئی عمل مقبول نہیں ہوتا۔ جس طرح حج میں قربانی کرنی پڑتی ہے۔ اور اس کے بغیر حج کامل نہیں ہوتا۔ اسی طرح امت مسلمہ کا عروج بغیر قربانی کے نہیں ہو سکتا۔ چاہے یہ قربانی جذبات کی ہو یا مال اور نفس کی ہو۔ قربانی سے ہی نفس امارہ کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔ اور نفس لوامہ کے دور سے گزر کر انسان نفس مطمئنہ حاصل کر لیتا ہے۔ قربانی سے ہی انسان ایثار اور صبر کی صفات کا حامل ہوتا ہے۔

—(۷)—

حج کے مقاصد عالیہ میں سے ایک مقصد سادہ زندگی بسر کرنا ہے۔ ہر حاجی آئے میقات میں احرام باندھ لیتا ہے جو اَن سِلی ہوئی دو چادروں کا نام ہے۔ اس احرام کی ایک نمایاں حکمت سادہ زندگی بسر کرنا ہے۔ جس معاشرہ میں زر پرستی اور تعیش سرایت کر جاتا ہے۔ وہاں عبادت کی روح ختم ہو جاتی ہے۔ اور تعلق باللہ کی بجائے تعلق باشیطان ہو جاتا ہے اور نفس پر شیطان کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ قناعت اور سادگی کی جگہ قوم اسراف اور تبذیر کی عادی ہو جاتی ہے۔

اقتصادیات اور معاشیات کے ماہرین کا نظریہ ہے کہ قناعت، سادگی اور کفایت شعاری قوم کے لئے طاقت اور ترقی کا باعث ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

الاقتصاد نصف المعیشۃ

کہ اخراجات میں میانہ روی اختیار کرنے سے زندگی کی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اسراف سے نہ صرف مال کا ضیاع ہوتا ہے۔ بلکہ اس سے اخلاقی اقدار متزلزل ہو جاتی ہیں۔

—(۸)—

فریضہ حج کے ذریعہ اخلاقی معیار کو بلند و بالا کیا جاتا ہے۔ حج کا بنیادی حکم یہ ہے۔

لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَ
لَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ

کہ ایام حج میں کسی قسم کا جنسی میلان اور رغبت نہیں ہے اور نہ ہی بدعہدی اور جھگڑا کرنا ہے۔

لَا رَفَثَ سے مراد عفت و عصمت کا قیام ہے اور جنسی میلانات و جرائم پر قدغن لگانا ہے۔ سوسائٹی اور معاشرے اس سے تعلق رکھنے والے تمام موجبات اور محرکات کو کلیۃً روکنا ہے۔ وَلَا فُسُوْقَ سے مراد عہد و پیمان کی پابندی ہے۔ جو قوم اور افراد معاہدات سے انحراف کرتے ہیں وہ معاشرے سے اطمینان و سکون اور اعتماد کو ختم کرتے ہیں۔ وَلَا جِدَالَ سے باہمی معاملات میں مخاصمت کی روح کو ختم کرنا ہے۔ تنازعات سے کئی قسم کے فتنے جنم لیتے ہیں۔ باہمی تعلقات مفلوج ہو جاتے ہیں اور اس کی جگہ معاشرہ میں نفرت کدورت، حقارت، عداوت، اور طبقاتی کشمکش پیدا ہو جاتی ہے جو سراسر نقصان اور تباہی کا پیش خیمہ بنا کرتی ہے قرآن کریم نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی ہے۔

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا
وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

اے مسلمانو! آپس میں نہ جھگڑو اور نہ ہی اختلاف کرو ورنہ تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہارا رعب، دبدبہ اور وقار ختم ہو جائے گا۔

تنازعات سے قدم قدم میں بزدلی اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی اہمیت اور افادیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ
فِي الْمِيْزَانِ مِنْ حُسْنِ
الْخُلُقِ

ترازو میں اخلاق حسنہ سے بڑھ کر کوئی چیز وزنی نہیں ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حج کی فضیلت میں فرمایا ہے۔

مَنْ حَجَّ وَلَمْ يَفْسُقْ
رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ
اُمُّهٗ

جس شخص نے حج کیا اور حج کی شرائط کو پورا کیا وہ ایسی حالت میں اپنے گھر کو لوٹے گا۔ جیسا کہ اسی دن اس کی والدہ نے اسے جنا

حج کرتے وقت غیر معمولی انقلاب انسان کے نفس میں آ جاتا ہے۔ وہ نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھتا ہے اس کی شخصیت میں عادات میں گفتار میں کردار میں حیات جدیدہ وجود پذیر آتی ہے اور وہ اس عاشقانہ عبادت کی وجہ سے والہانہ جذبہ سے سرشار ہو جاتا ہے۔

اخلاق جبکہ قوم کی ترقی و عروج کا وسیلۂ عظمیٰ ہیں۔ اخلاقی انحطاط سے قوم ذلت، نکبت اور ادبار کا شکار ہو جاتی ہے۔ مصر کا شاعر احمد شوقی کہتا ہے

انما الامم بالاخلاق ان صلحت
صلحوا وان فسدت اخلاقهم فسدوا

قوم کی ترقی کا انحصار اخلاقیات پر ہے۔ اگر قوم کے اخلاق سنور جائیں تو اس کے افراد بھی اچھے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر اس کے اخلاق خراب ہو جائیں تو اس کے افراد بھی خراب ہو جاتے ہیں۔

مشہور لبنانی ڈاکٹر ہٹی (HITTI) نے فریضہ حج کا ذکر کرتے ہوئے اس کی حکمت کا یوں اعتراف کیا ہے۔

لقد ادرك الاسلام
نجاحا لم يتفق لدين
آخر من اديان العالم
في القضاء على خوارق
الجنسي والملون
والقومية۔

(تاریخ العرب ص۱۸۷)

اسلام کو جملہ مذاہب عالم میں سے رنگ، نسل اور قومیت کے امتیاز کے ختم کرنے میں عظیم کامیابی ہوئی ہے

آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے اسلام نے مشترکہ اسلامی سوسائٹی کے قیام کی تشکیل کا انتظام کیا۔ مگر افسوس اور صد افسوس کہ مسلمانان عالم نے فریضہ حج کی اس فلاسفی اور عظیم مقصد و افادیت سے غفلت کی جس کے نتیجہ میں اسلامی شوکت اور دبدبے کو نقصان پہنچا یاجوج ماجوج کے جیوش و عساکر اسلامی ممالک کی سیادت پر قابض اور مسلط ہیں ۔

قربانی کا مفہوم

اس میں مخفی اشارہ یہی ہے کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اس سہولت اور آرام کے زمانہ میں ہنسی خوشی سے عید ہوتی ہے اور عید کی انتہا ہنسی خوشی اور قسم قسم کی تعیشات قرار دیئے گئے ہیں۔ عورتیں اس روز تمام زیورات پہنتی ہیں۔ عمدہ سے عمدہ کپڑے زیب تن کرتی ہیں۔ مرد عمدہ پوشاکیں پہنتے ہیں اور عمدہ سے عمدہ کھانے بہم پہنچاتے ہیں اور یہ ایسا مسرت اور راحت کا دن سمجھا جاتا ہے۔ کہ بخیل سے بخیل انسان بھی آج گوشت کھاتا ہے..... الغرض ہر قسم کے کھیل کود اور لہو و لعب کا نام عید سمجھا گیا ہے مگر افسوس ہے کہ حقیقت کی طرف مطلق توجہ نہیں کی جاتی۔

درحقیقت اس دن میں بڑا اثر یہ تھا کہ حضرت ابراہیم نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کے ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا۔ اس میں مخفی اشارہ یہی تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے۔ اور خدا کے حکم کے سامنے اپنی جان اپنی اولاد اپنے اقرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔"

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۲۱ تا ۳۲۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ بھی کھڑکتا تو ہم چونک پڑتے

کوئٹہ سے ربوہ تک سائیکل سفر کی روداد!

قسط دوم

تینوں نوجوانوں کا کہنا ہے کہ اس شخص کے ڈرانے سے ہم بھی پریشان ہوگئے۔ ہم نے کہا کہ ہم اپنے اللہ کے آسرے پر نکلے ہیں۔ جب ہم نے یہ کہا کہ اللہ کے آسرے پر نکلے ہیں تو وہ شخص بھی خوش ہوا اور کہنے لگا کہ جب اللہ کے آسرے پر نکلے ہو تو جاؤ!

ان نوجوانوں نے اجتماعی دعا کی اور زیر لب بسم اللہ مجریھا و مرسٰھا ان ربی لغفور الرحیم کا ورد کرتے ہوئے نکل کھڑے ہوئے اس جگہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ یہ نوجوان جہاں کہیں جگہ رکنے کے بعد روانہ ہوتے تو اجتماعی دعا ضرور کرتے۔

اب ان کے آگے ۱۸ میل کا خطرناک راستہ تھا۔ رات ساڑھے سات بجے کا وقت تھا۔ اندھیرا پھیل چکا تھا۔ شدید مخالف ہوا ان کی سدراہ تھی۔ انہوں نے سائیکلوں پر قدم دھرا تو ان پر یہ حیرت انگیز اور خوش گوار انکشاف ہوا کہ شدید مخالف ہوا تھم چکی ہے۔ سڑک کے دائیں بائیں وسیع میدان پھیلا ہوا تھا۔ ٹیمپل ڈیرہ سے جھٹ پٹ تک کا یہ علاقہ انہوں نے اس طرح طے کیا کہ پتہ بھی کھڑکتا تو چونک پڑتے۔ انہوں نے پیڈلوں پر دباؤ ڈالا اور رفتار تیز کر دی۔ سارا راستہ ان کے دل دھڑک رہے تھے۔ تینوں کے پاس ہاکیاں سائیکلوں سے بندھی ہوئی تھیں جو کہ انہوں نے کھول کر ہاتھوں میں لے لی تھیں اور کسی نادیدہ حملہ آور کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح مستعد تھے۔ اندھیرے میں نظر آنے والے درخت ان کو نقاب پوش ڈاکوؤں کی طرح انہی کی طرف بڑھتے ہوئے محسوس ہوتے۔ تینوں بالکل خاموش تھے۔ ان کی رفتار خوب تیز ہوگئی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ خدا تعالیٰ اپنے تصرف خاص کے تحت ان کی سائیکلوں کی رفتار کو تیز سے تیز تر کر رہا ہے اور تقریباً پون گھنٹے کے بعد ۱۸ میل کا یہ فاصلہ طے کر کے جھٹ پٹ پہنچے تو گویا ان کی جان میں جان آئی۔ تینوں نوجوانوں نے خدا کا شکر کیا جس نے اس خطرناک راستے سے سلامتی سے نکال لیا اور یوں آخرکار رات پونے نو بجے کے قریب یہ لوگ جیکب آباد پہنچ گئے۔ رات مسجد احمدیہ میں گذاری۔ صبح چھ بجے ناشتہ سے فارغ ہو کر ایک دفعہ پھر اپنے پیارے مرکز ربوہ کا تصور نظروں میں بسائے روانہ ہوگئے۔ یہ آخری جگہ تھی جہاں پر یہ احباب جماعت کے پاس ٹھہرے۔ اس کے بعد کسی جگہ کے لئے ان کو احباب جماعت کا ایڈریس نہیں مل سکا تھا اس لئے ان کا قیام ہوٹلوں میں ہوتا رہا۔ دن کے گیارہ بجے یہ لوگ سکھر پہنچ گئے۔ یہاں پر کھانا کھایا۔ سائیکلوں کی دیکھ بھال کی۔ اس کے بعد روہڑی روانہ ہوئے روہڑی سے نکلے ہی تھے کہ حافظ مبارک احمد صاحب کی ۱۵ سالہ پرانی سائیکل پنکچر ہوگئی۔ یہ پہلا پنکچر تھا جو ہوا۔ ان کے پاس سامان تو سارا تھا لیکن پانی صرف چھاگلوں میں پینے کے لئے تھا۔ اس کا علاج انہوں نے یوں کیا کہ وہ پانی تھوڑا سا نکال کر ٹیوب پر ملتے اور اس میں تھوڑا سا سرف ملا کر جھاگ بناتے۔ اس سے جہاں سے پنکچر ہوا ہوتا وہاں سے جھاگ میں بلبلے بن جاتے۔ خیر یوں گھنٹہ پنکچر لگنے میں لگا۔ سکھر سے نکلتے ہی نہایت خوبصورت سرسبز اور سایہ دار علاقہ شروع ہوگیا اب تک یہ لوگ کوئٹہ سے یہاں تک خشک پہاڑوں، بنجر اور بے آب و گیاہ میدانوں میں سے ہو کر آ رہے تھے۔ یہ جگہ انہیں بہت اچھی لگی ان لوگوں کے پاس کیمرے تھے جس سے خوبصورت مناظر کی تصاویر کھینچے شام چار بجے گھوٹکی پہنچ گئے اور ایک ہوٹل میں قیام کیا۔ وہاں سے اپنے طے شدہ پروگرام کے مطابق علی الصبح چھ بجے روانہ ہوئے اور اوباڑو کے راستے ظاہر پیر کی طرف روانہ ہوئے۔ اس راستے میں پھر دو سائیکلیں پنکچر ہوئیں۔ ظاہر پیر میں ایک ایسے ہوٹل میں قیام کیا جو کہ ڈرائیور ہوٹل کہلا سکتا ہے۔ ان لوگوں نے تینوں سائیکلیں ایک زنجیر میں باندھیں اور زنجیر کو اپنی چارپائی سے باندھ دیا اور بے فکر ہو کر سو گئے۔ اگلے روز ان کی منزل مظفر گڑھ تھی راستے میں پنجند آیا جہاں پر دوپہر کا کھانا کھایا اور مظفر گڑھ پہنچ کر رات ہوٹل میں گذاری۔ پنجند سے مظفر گڑھ تک سفر بہت شاندار تھا۔ ان نوجوانوں کا کہنا ہے کہ جب ہم مظفر گڑھ سے نکلے تو یوں محسوس ہوا کہ جیسے ایک دفعہ پھر سبی سے نکل کر آ رہے ہیں ویران ریگستانی علاقہ، راستے میں اترائیاں اور چڑھائیاں، تنگ سڑک، ہمارا پانی بھی ختم ہوگیا۔ چنانچہ اس مشکل وقت میں ان کے کام وہ گڑ اور چنے آئے جو کہ انہوں نے کوئٹہ سے روانگی کے وقت ہمراہ لے لئے تھے کیونکہ ان کو بتایا گیا تھا کہ گڑ کھانے سے گھٹنوں میں طاقت آجاتی ہے۔ اس سارے راستے میں کوئی کام کا ہوٹل نہیں تھا۔ ایک جگہ پر دن کے دو بجے کے قریب امیر قافلہ مکرم رفیع احمد فاروقی کو سخت بھوک لگی مگر وہاں پر کھانے کو صرف خاک اور ریت تھی۔ ایک جگہ رک کر ایک شخص سے پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہاں سے دس میل کے فاصلے پر کوئی جگہ ایسی مل سکے گی۔ ادھر آنتیں قل ھو اللہ پڑھ رہی تھیں کہ قدرت نے ایک ڈاکٹر صاحب کو فرشتہ بنا کر بھیج دیا۔ انہوں نے ان نوجوانوں سے آ کر گفتگو کی اور ان کو زبردستی کھانے پر کھینچ لائے دیہاتی مقام پر پہلے انہوں نے لسی پلائی جو کہ ان خدام نے تین تین چار چار گلاس پی۔ پھر کھانا کھلایا اور اس کے بعد پھر لسی سے تواضع ہوئی۔ یہاں ڈیڑھ دو گھنٹہ قیام کے بعد شام ساڑھے چھ بجے کے قریب جھنگ پہنچے۔ تینوں نوجوانوں کی یہ متفقہ رائے تھی کہ جھنگ سے بھوانہ تک کا تیس میل کا سفر ان کے ساڑھے سات سو میل کے سفر کا خراب ترین حصہ تھا۔ سڑک بہت تنگ، ٹریفک بہت زیادہ اور جو سڑک تھی بھی وہ حد درجہ ناقص اور ٹوٹی ہوئی اور پھر مستزاد یہ کہ سڑک کے دونوں طرف ریت اور مٹی۔ جب کوئی بس یا ٹرک گذرتا تو گردوغبار کا ایک بے پناہ طوفان پیچھے چھوڑ جاتا آخرکار یہ تلخ راستہ ختم ہوا اور اس کے بعد بھوانہ سے آگے ربوہ تک کا سفر آرام دہ تھا۔

ان نوجوانوں نے بتایا اب ہمارا پیارا مرکز ربوہ، ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مسکن، دنیا بھر کے احمدیوں کے دل جس کی طرف بے اختیار کھنچتے ہیں وہ مقدس سرزمین اب قریب آتی جا رہی تھی۔ ان نوجوانوں کا بیان ہے کہ ہماری عجیب کیفیت تھی۔ ہمیں خوشی بھی تھی اور حیرت بھی کہ ہم یہاں تک کیسے پہنچ گئے؟ ہم خدا کی حمد کرتے جاتے تھے اور سفر کے سارے واقعات ایک ایک کر کے ہمارے ذہن میں آ رہے تھے ان نوجوانوں نے بتایا کہ ربوہ کی فضا میں داخل ہوتے ہی اپنائیت اور محبت کا احساس ہوتا ہے جیسے ہم اپنے گھر پہنچ گئے ہوں جیسے اب کوئی فکر نہیں کوئی مشکل نہیں، کوئی غم نہیں۔ ربوہ کے در و دیوار ایک مہربان ماں کی طرح اپنے بازو پھیلائے ہمیں اپنی آغوش میں لینے کو تیار دکھائی دیتے تھے۔ اے مہدی آخر الزماںؑ کے خلیفہ کی بستی تجھ پر ہزاروں سلام۔ خدا تجھ پر اپنی لاکھوں برکتیں نازل کرے۔ آمین۔

یہ نوجوانوں کا اجتماع کے موقع پر ربوہ کے باہر سے آنے والا پہلا قافلہ تھے۔ اس اجتماع پر کل ۸۰۲ سائیکل سوار ۲۱ مختلف اضلاع سے آئے تھے سب سے زیادہ سائیکل سوار ضلع فیصل آباد سے آئے۔ ربوہ میں آ کر ان نوجوانوں نے دیگر آنے والے سائیکل سواروں کے استقبال کی ڈیوٹی سنبھال لی مکرم رفیع احمد فاروقی صاحب نے نائب منتظم سائیکل سفر کے طور پر کام کیا۔ سائیکلوں کی حفاظت پر ڈیوٹی دی اور ایک پوری رات جاگ کر سائیکل پر آنے والوں کے لئے سندات تیار کیں خدا تعالیٰ ان نوجوانوں پر اپنی برکات نازل کرے ان کو اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق دے اور ان کے اس مثالی جذبہ کو دوسرے خدام کے لئے قابل تقلید بنائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ

۱۳۵۸ ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۹ء

پہلا دن ۲۶ فتح ۱۳۵۸ ہش / ۲۶ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز بدھ

اجلاس اول

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰	افتتاحی خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	
۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت	مکرم مولوی عبد المالک خان صاحب
۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱	غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلقِ عظیم۔	مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	وقفہ اعلانات	
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱	وقفہ برائے تیاری نماز ظہر وعصر	
۳۰-۱ تا ۰۰-۲	نماز ظہر وعصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن مجید ونظم	
۱۵-۲ تا ۰۰-۳	حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات لندن کانفرنس اور اس کے عالمگیر اثرات	مکرم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
۰۰-۳ تا ۴۵-۳	فلسفۂ زکوٰۃ	مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب
۴۵-۳ تا ۳۰-۴	باغ احمدیت کے روحانی طیور اکناف عالم میں	مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر

دوسرا دن ۲۷ فتح ۱۳۵۸ ہش / ۲۷ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعرات

اجلاس اول

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰	آیت خاتم النبیین کا مفہوم آیۂ کریمہ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ کی روشنی میں	مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ
۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	حضرت مسیح موعودؑ کا علمی اعجاز	مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری
۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱	سیرت حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ	مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	وقفہ برائے اعلانات	
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱	تیاری نماز	
۳۰-۱ تا ۰۰-۲	نماز ظہر وعصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۱۵-۲	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن ۲۸ فتح ۱۳۵۸ ہش / ۲۸ دسمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک

اجلاس اول

۱۵-۹ تا ۳۰-۹	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۳۰-۹ تا ۱۵-۱۰	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از روئے قرآن کریم	مکرم مولوی چراغ الدین صاحب
۱۵-۱۰ تا ۰۰-۱۱	ذکر حبیب	مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۰۰-۱۱ تا ۴۵-۱۱	جماعت احمدیہ کی ملی خدمات	مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد
۴۵-۱۱ تا ۰۰-۱۲	وقفہ اعلانات	
۰۰-۱۲ تا ۳۰-۱	تیاری نماز جمعہ وعصر	
۳۰-۱ تا ۰۰-۲	نماز جمعہ وعصر	

اجلاس دوم

۰۰-۲ تا ۱۵-۲	تلاوت قرآن کریم ونظم	
۱۵-۲ سے	خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز	

(ناظر اصلاح وارشاد)

چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

"جہاں تک مجھے علم ہے چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے۔ بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک بھی مثال ایسی یاد نہیں کہ جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے۔ ...

پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں۔

مگر دس فیصدی کا مطلب یہ نہیں کہ جو پندرہ فیصدی دے سکتا ہو وہ بھی نہ دے۔ جو شخص پندرہ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس شوریٰ ۱۹۳۱ء)

چندہ عام / حصہ آمد کی ادائیگی کے ساتھ چندہ جلسہ سالانہ بھی سو فیصد ادا فرمائیے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب عرصہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۲۔ ناصر احمد صاحب ڈھلوں درخواست کرتے ہیں کہ احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری ساری اولاد کو نیک، صالح، خادمِ دین، صحت وتندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

۳۔ مکرم عطا محمد صاحب قمر کو ایک پریشانی ہے۔ ان کی پریشانی دور ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۴۔ خاکسار درخواست کرتا ہے کہ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ بندہ کو مع اہل وعیال اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور مقبول خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ ترگڑی
ضلع گوجرانوالہ

حضرت حکیم نظام جان رحؒ کا
مشہور دواخانہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ۔ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۴
ربوہ ۔ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۲۸
نگرانی
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جانؒ
رجسٹرڈ درجہ اول

جدید نسخہ جات کا رسالہ
CURATIVE SYSTEM
OF MEDICINE
ڈاکٹر حکیم اور ہومیوپیتھ حضرات کیلئے خط آنے پر مفت ارسال کیا جاتا ہے۔
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
گولبازار ربوہ
فون ۶۰۷، ۶۰۶

(اداریہ بقیہ صفحہ ۲)

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ ۥ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ۝ (الانعام آیت ۷۴)

ترجمہ:- اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو حق و حکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور جس دن (یعنی غلبہ حق کے دن) وہ کہے گا کہ (میرے منشاء کے مطابق یوں) ہو جائے (اسی طرح) ہو جائے گا۔ (یعنی اسلام جو آج مغلوب ہے غالب ہو جائے گا) اس کی بات ہو کر رہنے والی ہے۔ اور جس (غلبہ اسلام کے) دن صور پھونکا جائے گا حکومت (صرف) اسی کو حاصل ہوگی (وہ) پوشیدہ اور ظاہر (باتوں) کا جاننے والا ہے اور وہ حکمت والا اور خبردار ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں قریش مکہ کی پیدا کردہ سب روکیں دور ہوئیں اور اسلام بالآخر غالب آکر رہا۔ ظلم و تشدد کے ذریعہ مسلمانوں کو دین حق سے ہٹانے کے تمام حربے ناکام ہوئے۔ صلوٰۃ یعنی دعاؤں سے کام لینے والے اور تقویٰ اختیار کر کے خدا کو اپنی ڈھال بنانے والے ہی اپنی مراد کو پہنچے اور اسلام کو غالب آتے انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

الغرض جبر و تشدد کے ذریعہ مومنوں کو دین حق سے منحرف کرنے کے حربے کبھی کامیاب نہیں ہوتے اور نہ دینِ حق اپنی اشاعت کے لئے جبر و تشدد کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ تو دلوں کو فتح کر کے دنیا میں غالب آتا ہے اور دلوں پر فتح کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے غلبہ کو کوئی مٹا نہیں سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کی ایک خصوصیت

وہ بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا ہے

رزق خدا کی دین ہے اس لئے ایک مومن خدا تعالیٰ پر توکل کر کے بے دریغ اپنے اموال خدا کی راہ میں خرچ کرتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس کا دل اس یقین سے لبریز ہوتا ہے کہ:-

"اصل رازق خدا ہے وہ شخص جو اس پر بھروسہ کرتا ہے کبھی رزق سے محروم نہیں رہ سکتا۔ وہ ہر طرح سے اور ہر جگہ سے اپنے پر توکل کرنے والے شخص کے لئے رزق پہنچاتا ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو مجھ پر بھروسہ کرے اور توکل کرے میں اس کے لئے آسمان سے رزق برساتا اور قدموں میں سے نکالتا ہوں۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرے۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعودؑ)

حضور علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے چندہ عام، حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کا بقایا از راہِ کرم فوری طور پر ادا فرما دیجئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ضروریات کا خود کفیل ہو جائے گا۔

(ناظر بیت المال آمد)

اظہار تشکر

خاکسار کی والدہ محترمہ جو پتہ کے اپریشن کے بعد پی۔ اے۔ ایف ہسپتال مسرور کراچی میں زیر علاج تھیں۔ مورخہ ۱۳ اکتوبر بوقت ۱/۲ ۱ بجے شب وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ مربی سلسلہ جناب مولوی عبد السلام طاہر نے پڑھائی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحومہ کی علالت کے دوران اور رحلت کے بعد تکفین و تدفین اور نماز جنازہ کے انتظامات میں جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ متعدد دوستوں نے اپنے اپنے رنگ میں خدمات فراہم کیں نیز بہت سے عزیزوں کی طرف سے تعزیتی پیغامات ملے ہیں۔ خاکسار ان تمام احباب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ آمین

(محمد امین (وارنٹ آفیسر) پی۔ اے۔ ایف مسرور کراچی)

ترانہ ناصرات الاحمدیہ

اس سال ناصرات کے لئے یہ ترانہ منتخب کیا گیا ہے ہر شہر کی ناصرات نوٹ کر لیں۔ بچیوں کو یاد کرائیں اور اجلاسوں میں پڑھائیں۔

مریم صدیقہ
(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ہیں دیں کی ناصرات ہم
بہار کائنات ہم
رواں دواں رواں دواں
ہیں چشمۂ حیات ہم

ہیں دیں کی ناصرات ہم
بہار کائنات ہم

بلندیاں یہ پستیاں
یہ تیز تند آندھیاں
یہ آپ دیں کی راستہ
کرو جو ترک سستیاں

ہیں دیں کی ناصرات ہم
بہار کائنات ہم

جو فضل ذوالجلال ہے
تو عزم بے مثال ہے
امام وقت ڈھال ہے
جہادِ جان و مال ہے

ہیں دیں کی ناصرات ہم
بہار کائنات ہم

خدائے دو جہان پر
رسولِ حق کی شان پر
کریں گے اپنی جاں فدا
دین کی آن بان پر

ہیں دیں کی ناصرات ہم
بہارِ کائنات ہم

(شاکرہ۔ سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ)

درخواست دعا

میری بیگم عرصہ ۱۰ ماہ سے بعارضہ دورہ دل بیمار ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ، صحابہ کرام۔ بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(نذیر احمد منہاس المنار الیکٹرک کمپنی شاہی روڈ۔ رحیم یار خان)

انصار اللہ کے اجتماع کے دوسرے روز شرکاء کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی

لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کے باوجود کارروائی پوری کامیابی سے جاری ہے

ربوہ ۲۷ اخاء/اکتوبر۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے ۲۲ ویں سالانہ اجتماع کے دوسرے روز ملک کے کونے کونے سے آنے ہوئے شرکاء کی تعداد پانچ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ ان میں ساڑھے تین ہزار سے زائد انصار اور باقی زائرین ہیں۔ اس طرح شریک ہونے والی مجالس کی تعداد بھی چھ سو سے اوپر نکل گئی ہے۔ اجتماع میں لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کے باوجود یہ کثیر مجمع ساری کارروائی نہایت سکون اور اطمینان سے سن رہا ہے اور انصار بھائیوں نے اتنے نظم و ضبط اور وقار کا مظاہرہ کیا ہے کہ محسوس ہی نہیں ہوتا کہ لاؤڈ سپیکر موجود نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد آج شام ۵ بجے تک تین اجلاس اور ہوئے۔ حضور کے ارشاد کے بعد ہونے والے اجلاس میں جو کہ اجتماع کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس تھا قرآن کریم کی تلاوت مکرم حافظ بشیر الدین عبید اللہ صاحب نے کی۔ اس کے بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے نظم پڑھی اور مولانا عبد المالک خان صاحب نے قرآن کریم کا درس دیا۔ بعد ازاں مولانا محمد صادق صاحب نے حدیث کا درس اور مکرم مولوی نور الحق صاحب تنویر نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا۔ بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریر ہوئی جو کہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے کی بعدہٗ مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی نے اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول کے موضوع پر تقریر کی۔ اجتماع کے دوسرے دن کی کارروائی صبح ساڑھے چار بجے نماز تہجد سے شروع ہوئی جو کہ مکرم صوفی غلام محمد صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد اجلاس اوّل کا آغاز درسِ قرآن مجید سے ہوا جو کہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ صوبہ پنجاب نے دیا۔ بعد ازاں درس حدیث مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی نے اور ملفوظات کا درس مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر نے دیا۔ اس کے بعد سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین تقاریر ہوئیں جو کہ مکرم ملک مبارک احمد صاحب، مکرم مولوی نذیر احمد صاحب مبشر اور مولوی جلال الدین صاحب قمر نے کیں۔ اس کے بعد ناشتہ کا وقفہ ہوا اور پونے نو بجے کے قریب دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ اس میں تلاوتِ قرآن کریم مکرم قاری عاشق حسین صاحب نے کی اور نظم قریشی عبد الرحمٰن صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں سیرت صحابہؓ کے پروگرام میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مکرم صوفی محمد اسحٰق صاحب نے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت پر مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے تقریر کی۔

اس کے بعد قائدین مرکزیہ نے سالانہ رپورٹ کارگزاری پیش کی بعد ازاں صدر مجلس انصار اللہ مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کی صدارت میں مجلس شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ اس کے بعد طعام اور نماز ظہر و عصر کا وقفہ ہوا اور اس کے بعد تیسرا اجلاس مکرم قاری محمد عاشق صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ مکرم مولوی عبد العزیز صاحب بھامبڑی نے نظم پڑھی اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے درس قرآن کریم دیا۔ اس کے بعد سیرت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پروگرام میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی سیرت پر مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکیؓ کی سیرت پر مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے تقاریر کیں۔ اس کے بعد ایک دلچسپ پروگرام ہوا جس میں تین علماء سلسلہ نے انصار حضرات سے سوالات پوچھے اور جہاں وضاحت کی ضرورت پیش آئی اسکے جوابات دیئے۔ ان علماء کرام میں صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب، اور صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب شامل تھے۔

کھیلوں کے مقابلہ جات میں والی بال میں ربوہ کی ٹیم اول رہی۔ اس کے کپتان احمد حسین صاحب ہیں۔ دوسرے نمبر پر کراچی کی ٹیم رہی۔ اس کے کپتان مکرم کوثر باجوہ صاحب ہیں۔ اس مقابلے کے ریفری مکرم مبارک مصلح الدین صاحب تھے۔ رسہ کشی میں کراچی اور سرحد کی ٹیم اول اور پنجاب کی ٹیم دوم رہی۔ کلائی پکڑنے کے مقابلہ میں عطاء اللہ صاحب چک جھمرہ اور نصر اللہ صاحب ساہیوال مشترکہ طور پر اول اور مکرم ملک احمد خان صاحب دار الرحمت غربی دوم رہے۔ اسی طرح گولہ پھینکنے میں مکرم ڈاکٹر عبد السلام صاحب بجڑانوالہ اول اور ملک احمد خان صاحب دار الرحمت غربی دوم رہے۔ سو میٹر کی دوڑ میں مکرم جمیل احمد صاحب طاہر احمد نگر اول اور مکرم رفیق احمد صاحب کھاریاں اور مکرم عبد الرحیم صاحب لاہور دوم رہے۔

وصیت کرنے والی خواتین کے لئے اعلان

ہر خاتون وصیت کرتے وقت اپنے خاوند کا وصیت نمبر اور اسکی ماہوار آمد فارم پر ضرور تحریر فرمائے۔ خاوند موصی نہ ہونے کی صورت میں ماہوار آمد تحریر فرمائیں اور بیوہ ہونے کی صورت میں سرپرست کا وصیت نمبر اور ماہوار آمد تحریر فرمائے۔

عام وصایا امیر مقامی کے توسط سے ارسال کی جائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ربوہ میں بجلی کے بلوں کی تقسیم میں بے قاعدگی

اہالیان ربوہ نے شکایت کی ہے کہ ربوہ میں بجلی کے بلوں کی تقسیم کا انتظام بہت سی بے قاعدگیوں کا شکار ہو چکا ہے۔ صارفین نے بتایا ہے کہ بجلی کے بل ان تک پہنچے بغیر ان کو کنکشن کاٹنے کا حکم مل جاتا ہے۔ بہت سے گھروں میں بل ابھی تک نہیں پہنچے اور بعض بل پہنچانے والے یونہی کسی کو اکٹھے بل پکڑا جاتے ہیں اور ان کو صارفین کے ناموں اور گھروں کا پتہ ہی نہیں ہوتا اور اس طرح بروقت ان تک بل نہ پہنچنے کی وجہ سے وہ ادا نہیں کر پاتے اور اضافی جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے یا کنکشن کاٹے جانے کا نوٹس آجاتا ہے۔

اس کے علاوہ بجلی کی فراہمی کا نظام بھی بے قاعدگی کا شکار ہے۔ دن کے کئی حصوں میں بجلی غائب رہتی ہے جس کی وجہ سے گھروں اور دفاتر میں مشکلات کا سامنا رہتا ہے۔ مزید برآں میٹر ریڈنگ بھی کئی کئی ماہ تک نہیں ہوتی اور یونہی بل آتے رہتے ہیں۔ اہل ربوہ متعلقہ حکام سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بجلی کی ترسیل اور بلوں کی صحیح تقسیم اور میٹر ریڈنگ کے نظام کی فوری طور پر اصلاح کریں۔

کراچی میں جائیداد

کی خرید و فروخت مثلاً پلاٹ، مکان، کوٹھی وغیرہ کیلئے درج ذیل پتہ پر اپنے قابل اعتماد ادارہ سے رابطہ قائم کیجئے۔

لینڈ مارکس

۱۰۳۔ ایسی، ڈیفنس سوسائٹی کمرشل ایریا "بی"

کراچی نمبر ۴

فون — ۵۴۰۰۶۶، ۵۴۰۸۳۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ربوہ اور بیرون ربوہ میں سکنی اور زرعی جائیداد کی خرید و فروخت کا سب سے پہلا اور قابل اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) انس مارکیٹ ربوہ فون ۵۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah